سوال

(42) رضی اللہ عنہ کا علماء کے لئیے استعمال

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فاضل بھائی فردل نے مجھ سے پوچھا کہ علماء وراولیاء کےلیے کلمۃ العرضیہ (رضی اللہ عنہ کہنا) کا استعمال جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہاں تین قسم کے الفاظ ہیں : (1)۔ صلوۃ' (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) '2۔ العرضیہ ( )۔ (3)۔ الرحمۃ ( )

علماء نے ''الصلوۃ'' رسول االلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبیاء کےلیے مستحب قرار دیا ہے اور کسی کےلیے نہیں اسی وجہ سے ابن عباس شافعی اور مالک وغیرہ نے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبیاء کے علاوہ کےلیے ''الصلوۃ'' مکروہ کہا ہے 'ابن عباس رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں ''میں نہیں جا نتا کہ ''الصلوۃ'' بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کا کسی کےلیے مناسب ہو 'ابن عباس نے یہ اس وقت کہا جب شیعوں کا ظہور ہوا اور وہ ''الصلوۃ'' علی کےلیے کہتے تھے اور کسی کےلیے نہیں ۔ تو یہ ممنوع و مکروہ ہے جیسے کہ ابن عباس نے فرمایا۔

علامہ آلوسی اپنی تفسیر روح المعانی (11 6) سورۃ توبہ میں اسے ترجیح دی ہے اور کہا ہے کہ صدقہ وصول کرنے والے کا زکوۃ ادا کرنے والے کےلیے ''الصلوۃ' کہنا درست نہیں 'وہ کہتے ہیں کہ انبیاء وملائک کے علاوہ کسی کےلیے ''صلوۃ'' نہ کہے البتہ بالتبع کہا جا سکتا ہے ۔ (صلی اللہ علی النبی وآلہ وصحبہ ومن تبعھم باحسان) کیونکہ ''الصلوۃ'' جو تعظیم ہے دیگر دعاؤں میں نہیں تو یہ انبیاء اور ملائکہ کے علاوہ اور کسی کےلیے مناسب نہیں ۔

پھر علماء کا اختلاف ہے کہ اس کا اتعمال غیر انبیاء وملائکہ کےلیے مکروہ تحریمی ہے یا مکروہ تنزیھی ہے یا خلاف اولی ہے صحیح بات یہ ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے کیونکہ اہل بدع کا شعار ہے اس لیے علی کہنا جائز نہیں ۔ کیونکہ غائب کے صیغے کے ساتھ سلام کہنا انبیاء اور ملائکہ کے علاوہ کسی لیے جائز نہیں اور اس پر اجماع ہے ۔ پھر کہا کہ ظاہر تو یہی ہے کہ امام نووی نے کہا ہے منع صلوۃ کی علت یہ ہے کہ یہ اہل بدعت کا شعار ہے اور سلف کی زبان میں یہ انبیاء اور ملائکہ کےلیے مخصوص ہے جیسے عزوجل اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اس لیے محمد عزوجل نہیں کہا جائیگا اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عزیز اور جلیل ہیں ۔

قاضی عیاض کہتے ہیں : محققین جس طرف گئے ہیں اور میں بھی اس طرف مائل ہوں وہ وہی ہے جو مالک اور سفیان نے کہا ہے اور اسے بہت سے فقہاء اور متکلمین نے اختیار کیا ہے کہ صلوۃ سلام کی تخصیص بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبیاء کےلیے ہے ۔ جس طرح تنزیہ اور تقدیس اللہ تعالیٰ کےلیے خاص ہے اور ان کے علاوہ جو ہیں ان کا ذکر عفران ورضا کے ساتھ کیا جائے غیر انبیاء پر صلوۃ 'پڑھنے کی صورت میں رافضہ سے مشابہت ہو جائے گی جو جائز نہیں ۔ پھر کہا کہ اگر قصد تشبیہ نہ ہو تو جائز ہے انتھی تلخیص کے ساتھ ۔

اسی طرح نووی کی شرح مسلم (1 346) میں ہے۔

دوسرا قول: محققین کہتے ہیں صلوۃ وسلام غیر انبیا اور لائکہ کےلیے بھی جائز ہے خواہ تبعا ہو یا منفرد کسی شخص کو خاص ن کیا جائے۔ اس قول کے دلائل یہ ہیں:

هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ ... ٤٣ سورة الاحزاب

(اللہ) وہی ہے جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں)

ملائکہ مومنوں پر درود بھیجتے ہیں اور وہ غیر انبیاء ہیں۔

دوسری دلیل: بنی ﷺ نے فرمایا 'فرستے اس شخص پر (جو وہاں بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے درود (رحمت کی دعائیں کرتے ہیں) بھیجتے ہیں' نکالا ہے اس کو شیخین نے جیسے کہ مشکوۃ (1 86) میں ہے۔

تیسری دلیل: خدیث قبض روح میں ہے، ''اللہ تجھ پر صلوۃ (رحم) کرے اور اس بدن پر جس تونے اباد کر رکھا ہے'' نکالا اس کو احمد اور مسلم (2 286) نے اور سند اس کی صحیح ہے اور اس طرح مشکوۃ (1 141) میں ہے۔

چوتھی دلیل: صحیح بخاری میں بنی ﷺ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

«اللهم صل علی آل ابی اوفٰی»

(اے اللہ! ابو اوفی کی اولاد پر رحم فرما!)

پانچویں دلیل:

«اللهم صلی علی محمد و لا آلہ محمد»

میں ہم نے غیر انبیاء پر بھی درود پڑھا لیکن یہ تبعا ہے۔

چھٹی دلیل: علی نے عمر کےلیے فرمایا: صلی اللہ علیک'' امام ابن تیمیہ نے الفتاوی (22 472-473) یہ مع تفصیل ذکر کیا ہے۔

ساتویں دلیل: امام ابوداؤد نے (1 22) میں باپ باندھا ہے باب الصلوۃ علی غیر النبی ﷺ پھر ذکر کیا کہ ایک عورت بنی ﷺ کو کہا ''صلی علی و علی زوجی'' میرے اور میرے خاوند کےلیے دعا فرمائیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: صلی اللہ علیک و علی زوجک'' اللہ تجھ پر اور تیرے خاوند پر رحم فرمائے۔ اس کی سند صحیح ہے جیسے کہ کہا الشیخ نے صحیح ابوداؤد (1 286) میں۔

آٹھویں دلیل: کتاب وسنت میں اس کی ممانعت نہیں آئی کچھ تفصیل سخاوی کی القول البدیع ص (62) میں ہے ترضیہ ( ) اور ( ) سب کےلیے جائز ہے۔

جیسے امام نوی نے الاذکار ص: (109) میں کا کہا ہے۔ فصل: ترضی اور ترحم اور صحابہ تابعین اور ان کے بعد علماء عابدین اور سب اچھے لوگوں کےلیے مستحب ہے پس کہا جاتا ہے '' اور اور اس جیسے دیگر کلمے اور علماء میں سے جو کہتے ہیں کہ '' صحابہ کے ساتھ خاص ہے اور ان کے علاوہ کسی کےلیے نہیں کہا جاسکتا تو یہ درست نہیں اور نہیں مانی جا سکتی بلکہ صحیح جس پر جمہور ہیں یہی ہے کہ یہ سب کےلیے مستحب ہے اور جلائل اس کے اکثر اور ناقابل حصر ہیں۔

اگر مذکورہ صحابہ اور صحابی کا بیٹا ہو تو کہے: قال ابن عمر رضی اللہ عنہما اسی طرح ابن عباس ابن زبیر 'ابن جعفر 'اسامہ بن زید وغیرہ تاکہ اسے اور اس کے باپ دونوں کو شامل ہو۔ حافظ فتح الباری (3 282) میں فرماتے ہیں اس اس حدیث غیر انبیاء پر صلوۃ کے جواز پر استدلال کرتے ہیں مالک اور جمہور اسے مکروہ سمجھتے ہیں 'ابن التین کہتے ہیں، ''اس حدیث کی طرف میلان کیا جاسکتا ہے، '' دیکھیں مشکوۃ: (1 156) مرقاۃ: (4 126) بیہقی نے (سنن کبری) (2 152) میں کہا ہے ''باب ھل یصلی علی غیر النبی ﷺ باب ہے اسبیان میں کہ غیر بنی پر صلوۃ کہا جاتا ہے'' پھر تین مذکورہ حدیثیں ذکر کی ہیں دیکھیں مجمع الذوائد للبھیثمی (10 166)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ الدین الخالص](#)

ج1ص115

محدث فتویٰ